12902 - کیا راحت حاصل کرنے کے لیے لڑنے والی دوسری بیوی کو طلاق دینا افضل ہے

سوال

کیا خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی (دوسری) بیوی کو طلاق دے دے حالانکہ اس نے کوئی غلط کام بھی نہیں کیا ؟
اس شخص نے دیکھا کہ اس کے اور اس کی اس بیوی کے مابین مشترك اور متفق امور نہیں پائے جاتے، اور غالبا وہ اس کے ساتھ جھگڑتی رہتی ہے اور وہ اس کی کچھ اشیاء ناپسند کرتا ہے جو کہ غلطی تو نہیں، اور وہ اس سے بغیر قصد و ارادہ کے صادر ہو جاتی ہیں.
کیا یہ بہتر نہیں کہ وہ اس عورت کو آزاد کر دے تا کہ وہ کسی دوسرے شخص سے شادی کر لے جس سے وہ محبت کرتی ہو، اور اسے عزت دے اس کے بدلے کہ وہ اپنے پاس اس حالت میں رکھے کہ وہ حالت مثالی ثابت نہ ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مرد پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے مابین عدل و انصاف کرے، اور ان کے متعلق اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈرے، اور عورت کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی غیرت کا مقابلہ کرے، اور اپنے نفس کے ساتھ جھاد کرے، اور اپنے خاوند کو دوسری بیوی ہونے کی سبب اذیت سے دوچار مت کرے.

اصل میں طلاق دینا مکروہ ہے، اور اگر کہا جائے کہ یہ حرام ہے تو کوئی بعید نہیں، اس کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا ایلاء کرنے والوں کے متعلق فرمان ہے:

اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے، اور اگر طلاق کا ارادہ کریں تو اللہ سبحانہ و تعالی سننے والا جاننے والا ہے .

اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ آیت دو ناموں " سمیع اور علیم " سے ختم کی ہے، جب وہ طلاق کا عزم کریں سے محسوس ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کو یہ پسند نہیں، کیونکہ جماع نہ کرنے کی قسم اٹھانے کے بعد واپس پلٹنے میں اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے:

یقینا اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے.

یہ واضح ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی پسند کرتا ہے کہ یہ ایلاء کرنے والا شخص واپس پلٹ آئے، لیکن جس نے طلاق کا

عزم کیا ت واس سے محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کو یہ پسند نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کے بعد فرمایا:

یقینا اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ:

" حلال میں سے مبغوض ترین چیز اللہ کے ہاں طلاق ہے "

یہ حدیث صحیح نہیں لیکن اس کا معنی صحیح ہے، کہ اللہ سبحانہ و تعالی طلاق کو ناپسند فرماتا ہے، لیکن بندوں پر وسعت کرتے ہوئے اس نے اسے حرام نہیں کیا، اس لیے اگر کوئی شرعی سبب ہو یا پھر طلاق کا کوئی عادی سبب تو یہ جائز ہو گی.

اور عورت ك ورکھنے کے اعتبار سے اگر تو عورت کو اپنے عقد نکاح میں رکھنے میں کوئی شرعی ممانعت کا باعث بنتی ہو جسے طلاق کے بغیر دور کرنا ممکن نہیں تو پھر خاوند اسے طلاق دےگا.

مثلا اگر عورت ناقص دین ہو یعنی دین پر عمل نہ کرتی ہو، یا پھر ناقص العقل ہو، اور خاوند اس کی اصلاح کرنے سے عاجز آ جائے تو یہاں ہم یہ کہیں گے کہ:

افضل ہے کہ اسے طلاق دے دو، لیکن بغیر کسی شرعی سبب کے یا پھر عادی سبب کے باعث طلاق نہ دینا ہی افضل ہے بلکہ اس صورت میں تو طلاق دینا مکروہ ہوگا.

دیکھیں: اسئلۃ الباب المفتوح ابن عثیمین (113).

سوال میں مذکورہ عورت کے لیے اگر خاوند کے ساتھ حسن معاشرت سے رہنا ممکن ہے، اور ہر ایك برداشت کر سکتا ہے کہ دوسرے کی جانب سے غصہ کو برداشت کرے جو کہ طویل نہ ہو تو پھر اس کے لیے اور اس کی اولاد کے لیے افضل و بہتر یہی ہے کہ وہ اکٹھے رہیں.

اور اگر کسی علت کی بنا پر چاہے وہ دونوں میں پائی جاتی ہو یا پھر کسی ایك میں علت ہو تو بہتر طریقہ سے اکٹھے رہنا ممکن نہ ہو تو اس عورت کے لیے یا پھر مرد کے لیے یا دووں کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ علیحدگی اختیار کر لیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو اللہ تعالی اپنی وسعت سے ہر ایك کو غنی کر دیگا النساء (130).

ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی اس عورت کو افضل خاوند دے کر غنی کر دے جو حسن معاشرت میں اس سے بھی بہتر اور اچھا ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو اپنی پسند اور رضا والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .